سوال

(23) دورِ حاضر میں آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت رکھتا ہوں، اس پرفتن دور میں میری ایک ہی خواہش ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کروں، کیا اب ایسا ہوسکتا ہے؟ میرا کافی عرصہ پہلے نماز کے بعد ذکرواذکار ''لا الہ الا اللہ'' تک محدود ہوتا تھا، میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، انہوں نے مجھے کہا کہ ہمیں بھی یاد رکھا کرو، یعنی لاالہ الااللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی پڑھا کروتا کہ ہم بھی تمہاری مدد کریں، اس کی شرعی حیثیت واضح کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیعت ایک ایسا معاہدہ ہے جو ''لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھنے کے بعد شروع ہوجاتا ہے، اس معاہدے کا اولین تقاضا یہ ہے کہ بندہ اس عالم رنگ وبو میں اللہ تعالیٰ کے احکام وفرامین پر خلوصِ دل سے عمل پیرا رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کو دل وجان سے قبول کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا یہی مقصد ہے، اس کے لئے ہاتھ پرہاتھ رکھنا ضروری نہیں ہے اور نہ ہی اب ایسا ممکن ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوچکے ہیں۔ ہمارے ہاں آج کل جو بیعت رائج ہے اسے بیعتِ تصوف کہا جاتا ہے اس میں بہت اختلاف ہے۔ بعض علما اسے ناجائزکہتے ہیں، جبکہ بعض حضرات اس کے قائل وفاعل ہیں۔ البتہ ہمیں اس کے متعلق شرح صدر نہیں ہے کیونکہ شریعتِ اسلامیہ میں بیعتِ اسلام، بیعتِ جہاد اور بیعتِ احکام کا ثبوت ملتا ہے لیکن بیعت تصوف کا وجود قرون اولیٰ میں نظر نہیں آتا۔ اس لئے انسان کو چاہیے کہ خلوص دل سے کتاب وسنت پر عمل کرنے کا اللہ تعالیٰ سے عہد کرے اور اس کے لئے مخلصانہ کوشش کرے، لاالہ الااللہ کا بھی یہی مطالبہ ہے جسے پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔

خواب کے متعلق واضح رہے کہ اسے کسی شرعی حکم کی بنیاد نہیں قرار دیا جاسکتا، صرف حضرات انبیا علیہم السلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کے خواب وحی ہوتے ہیں اور شرعی احکام کی بنیاد قرار پاتے ہیں۔ اس وضاحت کے بعد واضح ہوکہ افضل الذکر توصرف لاالہ الا اللہ ہے۔ محمد رسول اللہ کو مستقل طور پر ذکر کا حصہ بنانا جائز نہیں، البتہ کبھی کبھار اختتامِ ورد کے موقع پر محمد رسول اللہ کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ سوال میں یہ کہنے پر ''ہم تمہاری مدد کریں گے'' کا جواشارہ ملا ہے یہ ایک ذہنی اختراع ہے جو شریعتِ اسلامیہ کے خلاف باغیانہ اقدام اور کھلا شرک ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:67